(1962_2_794_802)

5 مئی 1961

از عدالت الاعظمیٰ

ریاست مدھیہ پردیش

بنام

شری مولا بکس اور دیگران

(جے۔ ایل۔ کپور، کے۔ سبّا راؤ، ایم۔ ہدایت اللہ، جے۔ سی۔ شاہ اور رگھوبر دیال، جسٹسز)

ضابطہ دیوانی۔ فریقین۔ پارٹ سی ریاست کی حکومت کے خلاف مقدمہ۔ مدعا علیہ کے طور پر نامزد کیا جائے۔ تحت ضابطہ دیوانی، 1908 (V آف 1908)، دفعہ 79۔ جنرل کلازز ایکٹ، 1897 (X آف 1891)۔ دفعات 3(3)، 3(8)؛ 3(58) اور 3(60)۔ گورنمنٹ آف پارٹ سی اسٹیٹس ایکٹ، 1951 (49 آف 1951) دفعہ 38(2)۔

جواب دہندگان نے وندھیا پردیش حکومت سے تیندو کے پتے توڑنے کے لئے لیز حاصل کی۔ بعد ازاں حکومت نے لیز منسوخ کردی اور لیز کی رقم کی بقیہ رقم کی وصولی کی کوشش کی۔ مدعا علیہان نے حکومت کو لیز کی رقم کی بقیہ رقم کی وصولی سے روکنے کے لئے ہرجانے اور حکم امتناع کے لئے مقدمہ دائر کیا اور ریاست وندھیا پردیش کو مدعا علیہ کے طور پر پیش کیا۔ انہوں نے دلیل دی کہ مقدمہ نااہل ہے کیونکہ مناسب مدعا علیہ یونین آف انڈیا ہے نہ کہ ریاست وندھیا پردیش۔

انہوں نے کہا کہ ریاست وندھیا پردیش مقدمہ دائر کرنے کے لئے مناسب مدعا علیہ ہے اور یہ مقدمہ مناسب طریقے سے دائر کیا گیا تھا۔ جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 3(58) کے تحت "ریاست" کا مطلب دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ پارٹ سی ریاست تھا اور آرٹیکل 239(1) کے تحت پارٹ جی ریاست کا

انتظام لیفٹینینٹ گورنر کے ذریعہ کیا جاتا تھا اگر صدر حکم دیتے تھے۔ اس طرح پارٹ سی ریاستیں ایک علیحدہ وجود کو ہیک کرتی ہیں اور مرکزی حکومت کے ساتھ ضم نہیں ہوتی ہیں۔ اگرچہ دفعہ 3(60) کے تحت ''ریاستی حکومت'' کی تعریف دفعہ 3(60) میں مرکزی حکومت کے طور پر کی گئی تھی، لیکن پارٹ سی ریاست کے نظم ونسق کے سلسلے میں ''مرکزی حکومت'' کی تعریف کا مطلب آرٹیکل 239 کے تحت اتھارٹی کے دائرے میں لیفٹینینٹ گورنر اور اس طرح ریاستی حکومت ہے۔ لہٰذا دفعہ 79 کی شق (بی) کا اطلاق ہوتا ہے نہ کہ شق (اے)۔

سوتیا دیو بنام پدم دیو، (1955) 1 ایس سی آر 549 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 127 آف 1959۔

1955 کی نظر ثانی درخواست نمبر 15 میں وندھیا پردیش کی عدالتی کمشنر کی عدالت کے 2 فروری 1956 کے فیصلے اور فرمان کے خلاف اپیل کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے بی سین، بی کے بی نائیڈو اور آئی این شروف۔

جواب دہندگان کے لئے جی سی ماتھر۔

5 مئی 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ۔ یہ اپیل ریاست مدھیہ پردیش کی طرف سے دائر کی گئی ہے، جو ریاست کی تنظیم نو ایکٹ، 1956 کے تحت وندھیا پردیش ریاست کی جگہ لے رہی ہے، اور ریوا کے عدالتی کمشنر کے اس حکم کے خلاف ہے، جس کے ذریعہ انہوں نے ریاست وندھیا پردیش کے خلاف مدعا علیہان کی طرف سے دائر دیوانی مقدمے میں نظر ثانی کے بعد اپنے فیصلے اور فرمان میں ترمیم کی تھی۔ یہ اپیل ریوا کے جوڈیشل کمشنر کی جانب سے دیے گئے سرٹیفکیٹ پر دائر کی گئی ہے۔

اس اپیل میں صرف ایک سوال اٹھایا گیا ہے کہ ریاست وندھیا پردیش کے خلاف لایا گیا مقدمہ ناقص تھا، کیونکہ مناسب مدعا علیہ یونین آف انڈیا تھا۔ چونکہ یہ سوال قانون کا ہے، اس لیے یہ ہمیں تمام حقائق بیان کرنے کی ذمہ داری سے آزاد کرتا ہے۔ مختصر طور پر کہا گیا ہے کہ یہ مقدمہ 1,00,000 روپے کے ہرجانے اور ریاست وندھیا پردیش کے خلاف مستقل حکم امتناع کے لیے تھا۔ یہ مقدمہ درج ذیل حالات میں دائر کیا گیا تھا: جواب دینے والے بیڑی کے تاجر ہیں، اور اس مقصد کے لیے 18 اکتوبر، 1951 کو ریوا کے ڈویژنل فاریسٹ آفیسر سے تین سال کے لیے مکند پور رینج سے تین سال کے لیے تین سال کے لیے تین سال کے لیے لیز حاصل کی گئی تھی، جس کی شروعات 18 اکتوبر، 1951 سے 1,63,000 روپے سالانہ کی ادائیگی پر ہوئی تھی (اقتباس صفحہ 85)۔ کچھ وجوہات کی بناء پر جن میں جانا ضروری نہیں تھا، اس معاہدے کو منسوخ کر دیا گیا، اور حق کو نیلامی کے لئے رکھ دیا گیا، لیکن کوئی بولی دہندگان نہیں آیا۔ لہٰذا حکومت نے سالانہ اقساط کا مطالبہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اصل معاہدے کی رقم کے درمیان فرق نئی نیلامی سے حاصل ہونے والی رقم سے کم ہے، جو صفر تھا۔ یہ مقدمہ اس دعوے کے خلاف مستقل حکم امتناع اور اس بنیاد پر ہرجانے کے لئے دائر کیا گیا تھا کہ ریاست وندھیا پردیش معاہدے کی خلاف ورزی کی قصوروار رہے۔

ٹرائل جج نے دعوے کے دونوں حصوں کا فیصلہ سناتے ہوئے ہرجانہ 36,570 روپے مقرر کیا۔ دونوں فریقوں کی جانب سے جوڈیشل کمشنر کے سامنے اپیل دائر کی گئی، ریاستی حکومت کی اپیل منظور کی گئی اور پلانٹیف کی اپیل خارج کر دی گئی، جس کے نتیجے میں پورا مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ جوڈیشل کمشنر نے کہا کہ ریاست وندھیا پردیش ایک قانونی ادارہ نہیں ہے اور یہ مقدمہ یونین آف انڈیا کے خلاف دائر کیا جانا چاہیئے تھا۔ نظر ثانی کی درخواست پر جوڈیشل کمشنر نے کہا کہ ان کے پچھلے فیصلے میں ایک غلطی واضح ہے اور ریاست وندھیا پردیش پر قانونی طور پر مقدمہ دائر کیا جا سکتا ہے۔ اس کے مطابق انہوں نے نظر ثانی کی منظوری دی اور دائمی حکم امتناع کے دعوے کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے فیصلے اور فرمان میں ترمیم کی، لیکن انہوں نے میرٹ کی بنیاد پر نقصان پہنچانے کے دعوے کو مسترد کر دیا۔ اس حکم کے خلاف موجودہ اپیل سرٹیفکیٹ کے ساتھ دائر کی گئی ہے۔

ریاست وندھیا پردیش کی تشکیل سے پہلے، ایک یونین۔ مارچ 1918 میں حکمرانوں نے بگھیل کھنڈ اور بندیل کھنڈ میں 35 ریاستیں تشکیل دی تھیں۔ 26 دسمبر 1949 کو یہ یونین ہندوستان میں ضم ہو گئی اور

22 جنوری 1950 کو ریاستہائے متحدہ وندھیا پردیش گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے تحت چیف کمشنر کا صوبہ بن گیا۔ آئین کے آغاز پر چیف کمشنر کا صوبہ وندھیا پردیش صدر جمہوریہ کے زیر انتظام حصہ سی ریاست بن گیا۔ ستمبر، 1951 میں، ایک ایکٹ جسے گورنمنٹ آف پارٹ سی اسٹیٹس ایکٹ، 1951 کے نام سے جانا جاتا ہے، پارلیمنٹ نے منظور کیا، اوراس کے تحت، وندھیا پردیش کے لئے ایک لیفٹیننٹ گورنر مقرر کیا گیا۔ 1956ء میں ریاستوں کی تنظیم نو ایکٹ 1956ء کے تحت یہ پارٹ سی ریاست مدھیہ پردیش کا حصہ بن گئی۔

یہ مقدمہ 11 مئی 1953 کو اس وقت دائر کیا گیا تھا جب سیول پروسیجر کوڈ کی دفعہ 80 کے تحت سکریٹری محکمہ جنگلات وصنعت، وندھتا پردیش اور ریوا کے کلکٹر کو نوٹس جاری کیے گئے تھے۔ مدعا علیہان نے جوڈیشل کمشنر کے سامنے اپیل میں پہلی بار درخواست دائر کی کہ مقدمہ ایک غلط مدعا علیہ کے خلاف دائر کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق، مناسب مدعا علیہ یونین آف انڈیا تھا۔ جوڈیشل کمشنر نے آئین کے آرٹیکل 300 اور آرٹیکل 204 میں " ریاست" کی تعریف پر بھروسہ کرتے ہوئے، جس میں پارٹ سی ریاستیں شامل نہیں تھیں، کہا کہ وندھیا پردیش ریاست ایک قانونی ادارہ نہیں ہے، اوراس کے خلاف مقدمہ دائر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ بعد ازاں نظر ثانی کی درخواست پرانہوں نے کہا کہ دفعہ 300 کا اطلاق پارٹ سی ریاستوں کی جانب سے یا اس کے خلاف مقدمات پر نہیں ہوتا اور اس لیے انہوں نے اس معاملے پر کوڈ آف سول پروسیجر کی دفعہ 79 کی روشنی میں غور کیا۔ ان سے پہلے صدر جمہوریہ کی طرف سے جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن میں لیفٹیننٹ گورنر کو ضابطہ فوجداری کے آرڈر 27 کے تحت مجاز شخص کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، جس پر پہلے ان کی توجہ نہیں دی گئی تھی۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ دفعہ 79 کی دفعات اور جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 3 (60) میں " ریاستی حکومت" کی تعریف کے پیش نظر، مناسب مدعا علیہ دراصل ریاست وندھیا پردیش ہے۔ اس کے مطابق انہوں نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

اس عدالت کا پچھلا فیصلہ اس مفروضے پر مبنی تھا کہ وندھیا پردیش ریاست کوئی قانونی اکائی نہیں ہے، یعنی جائیداد رکھنے اور معاہدے کرنے کی صلاحیت رکھنے والی اکائی ہے۔ جیسا کہ اوپر دکھایا گیا ہے کہ یہ مفروضہ غلط تھا۔

اس معاملے کے پیش نظر، انہوں نے اپنے حکم کا جائزہ لیا، جس کا نتیجہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

وہ دفعات جو بحث کے لئے مواد ہیں اب مقرر کی جاسکتی ہیں۔ دفعہ نمبر79

تحت ضابطہ دیوانی کے مطابق:

''79۔ حکومت کی طرف سے یا اس کے خلاف مقدمے میں مدعی یا مدعا علیہ کے طور پر نامزد ہونے کا اختیار، جیسا کہ معاملہ ہو، ہوگا۔

(الف) مرکزی حکومت کی طرف سے یا اس کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کی صورت میں، یونین آف انڈیا، اور

(ب) کسی ریاستی حکومت کی طرف سے یا اس کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کی صورت میں ریاست۔''

جنرل کلازز ایکٹ، 1897 میں درج ذیل تعریفیں، جیسا کہ وہ اس وقت موجود تھیں، بھی متعلقہ ہیں:

''3(8) مرکزی حکومت کرے گی۔

(ب) آئین کے نفاذ کے بعد کیے جانے والے یا کیے جانے والے کسی بھی کام کے سلسلے میں صدر سے مراد؛ اور شامل کریں گے۔

(ii) پارٹ سی ریاست کے نظم ونسق کے سلسلے میں چیف کمشنر یا لیفٹیننٹ گورنر آئین کے آرٹیکل 239 یا آرٹیکل 243 کے تحت دیئے گئے اختیار کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے کام کرتا ہے، جیسا کہ معاملہ ہو:

3(58) 'ریاست' سے مراد ایک حصہ اے ریاست، ایک حصہ بی ریاست یا ایک حصہ سی ریاست ہوگی:

3(60) 'ریاستی حکومت'،

(ب) دستور کے نفاذ کے بعد کیے جانے والے یا کیے جانے والے کسی بھی کام کے حوالے سے اس کا مطلب پارٹ اے ریاست، گورنر، پارٹ بی ریاست راج پرموک اور پارٹ سی ریاست میں مرکزی حکومت ہوگی:

ہمارے سامنے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ دفعہ 79، جو حکومت کی طرف سے یا اس کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کا طریقہ کار بیان کرتی ہے اور مدعی یا مدعا علیہ کے طور پر نامزد ہونے والے اتھارٹی کے مطابق (اے) مرکزی حکومت، یونین آف انڈیا کی طرف سے یا اس کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کی صورت میں اور (ب) ریاستی حکومت کی طرف سے یا اس کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کی صورت میں، ریاست، کو مدعی یا مدعا علیہ کے طور پر نامزد کیا جائے گا، جیسا کہ معاملہ ہوسکتا ہے۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 3 (8) کے تحت، "مرکزی حکومت" سے مراد آئین کے نفاذ کے بعد کیے جانے والے یا کیے جانے والے کسی بھی کام کے سلسلے میں صدر جمہوریہ اور دفعہ 3 (60) کے تحت، "ریاستی حکومت" کا مطلب آئین کے نفاذ کے بعد کی جانے والی کسی بھی چیز کا احترام کرنا ہے۔ مرکزی حکومت لہٰذا دلیل یہ ہے کہ اگر پارٹ سی ریاستوں کے معاملے میں ریاستی حکومت کا مطلب مرکزی حکومت ہے، تو تحت ضابطہ دیوانی کی دفعہ 79 کی شق (اے) کے تحت مقدمہ کرنے کا مناسب فریق یونین آف انڈیا ہوگا۔ اس دلیل کو جوڈیشل کمشنر نے قبول نہیں کیا اور ہماری رائے میں یہ درست تھا۔

اس معاملے کو اس طرح سے دیکھا جانا چاہئے۔ "ریاست" کی تعریف دفعہ 3 (58) کے ذریعہ حصہ اے ریاست یا حصہ بی ریاست یا حصہ سی ریاست کے طور پر کی گئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں کہیں بھی لفظ "ریاست" استعمال کیا جاتا ہے، اس میں ایک پارٹ سی ریاست شامل ہے۔ ستیہ دیو بنام پدم دیو معاملے میں اس عدالت نے کہا ہے کہ پارٹ سی ریاستوں کا ایک علیحدہ وجود تھا اور وہ مرکزی حکومت میں ضم نہیں ہوئیں۔ اس کے بعد دفعہ 3 (60) میں حصہ سی ریاست کے سلسلے میں "ریاستی حکومت" کی تعریف کی گئی ہے، جیسا کہ مرکزی حکومت اور "مرکزی حکومت" کی تعریف دفعہ 3 (8) (2) میں اس طرح کی گئی ہے کہ لیفٹیننٹ گورنر آرٹیکل 239 کے تحت دیئے گئے اختیارات کے دائرہ کار میں کام کرتا ہے۔ دفعہ نمبر 239 درج ذیل ہے:

239 (1) اس حصے کی دیگر شقوں کے تحت، پہلے شیڈول کے حصہ سی میں بیان کردہ ریاست کا انتظام صدر کے ذریعہ اس حد تک کیا جائے گا، جس حد تک وہ مناسب سمجھے، چیف کمشنر یا لیفٹیننٹ گورنر کے ذریعے مقرر کیا جائے گا...............

اس طرح پارٹ سی ریاست کا نظم ونسق آرٹیکل 239 کی دفعات کے تحت چلایا جا رہا تھا، اور، جیسا کہ جوڈیشل کمشنر نے صحیح طور پر نشاندہی کی ہے، آرٹیکل 300 سے متاثر نہیں ہوا تھا۔ 8 اپریل 1953ء کو صدر جمہوریہ نے درج ذیل نوٹیفکیشن جاری کیا:

''ایس آر او 699''۔ آئین کے آرٹیکل 239 کی شق (1) اور آرٹیکل 243 کی شق (1) کی تعمیل میں، اور محکمہ داخلہ نمبر 204/37 میں حکومت ہند کے نوٹیفکیشن کی خلاف ورزی کرتے ہوئے۔ عدالتی، تاریخ 5 مئی، 1938 اور وزارت مملکت نمبر ایس آر او 460 میں حکومت ہند کے نوٹیفکیشن میں جزوی ترمیم کے ذریعے۔ 24 اگست 1950 کو جہاں تک یہ ضابطہ دیوانی 1908 (ایکٹ V آف 1908) سے متعلق ہے، صدر جمہوریہ ہدایت دیتے ہیں کہ پہلے شیڈول کے آرڈر XXVII کے ذریعہ مرکزی حکومت کو تفویض کردہ فرائض لیفٹننٹ گورنر یا چیف کمشنر کے ذریعہ انجام دیئے جائیں، جیسا کہ منی پور ریاست کے علاوہ ہر حصہ سی ریاست کا معاملہ ہو، اس طرح کی پارٹ سی ریاست کے سلسلے میں، اور انڈمان اور نکوبار جزائر کے چیف کمشنر کی طرف سے ان جزائر کے بارے میں۔

اس نوٹیفکیشن کے پیش نظر لیفٹیننٹ گورنر تحت ضابطہ دیوانی کے 0.27 کے تحت مناسب اتھارٹی بن گئے۔ "ریاستی حکومت" کی تعریف کے ساتھ "ریاستی" اور "مرکزی حکومت" کی تعریف کی بنیاد پر، ریاست کا لیفٹیننٹ گورنر مقدمہ دائر کرنے کے لئے مناسب فریق تھا۔ وندھیا پردیش کی حکومت کا مطلب صرف 1954 میں وندھیا پردیش جنرل کلاز ایکٹ میں کی گئی ترمیم سے لیفٹیننٹ گورنر تھا۔ چونکہ مذکورہ معاہدہ وندھیا پردیش کی حکومت نے کیا تھا اور اسے مرکزی حکومت کے ساتھ معاہدہ کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا تھا، اس لیے دیکھئے ستے دیووی پدم دیو کو ریاست وندھیا پردیش کے خلاف مقدمہ دائر کرنا پڑا، اور ریاست کو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 79 (بی) کے تحت نامزد کرنے کا مناسب اختیار حاصل تھا۔ اس کے علاوہ پارٹ سی اسٹیٹس ایکٹ کے نام سے ایک ایکٹ بھی تھا اور اس ایکٹ کی دفعہ 38 (2) کے تحت پارٹ سی ریاست کی تمام انتظامی کارروائی لیفٹیننٹ گورنر کے نام پر کی جاتی تھی اور حکومت کے انتظامی اختیارات کا استعمال اس کے ذریعے کیا جانا تھا۔ بشمول ریاست کے مقاصد کے لئے رکھی گئی کسی بھی جائیداد کی گرانٹ، فروخت، منتقلی یا رہن وغیرہ۔ ان تمام دفعات کا مشترکہ اثر وندھیا پردیش کی پارٹ سی ریاست کو ایک علیحدہ ریاست میں تبدیل کرنا تھا؟ اور آرٹیکل 239 کے تحت، اس کا انتظام صدر کو ایسے شخص کے ذریعے کرنا تھا، جیسا کہ انہوں نے مطلع کیا

تھا۔نوٹیفکیشن کے تحت لیفٹیننٹ گورنر کو 0.27 کے تحت فرائض کی انجام دہی کے لئے مقرر کیا گیا تھا اور پارٹ سی اسٹیٹس ایکٹ کی دفعہ 38 (2) کے تحت انہوں نے حکومت کے انتظامی اختیارات کا استعمال کیا تھا۔ ریاست وندھیا پردیش کی حکومت نے ریاست کی جائیداد کے سلسلے میں مدعی کے ساتھ معاہدہ کیا۔ہم نے جن تعریفوں کا حوالہ دیا ہے، ان سے ریاست کو مقدمہ دائر کرنے کا مناسب اختیار مل گیا ہے، حالانکہ جنرل کلاز ایکٹ میں ریاستی حکومت کو مرکزی حکومت کے طور پر بیان کیا گیا تھا، کیونکہ "مرکزی حکومت" کی تعریف ہمیں لیفٹیننٹ گورنر کے پاس لے جاتی ہے، اور لیفٹیننٹ گورنر سے ہم ریاست میں جاتے ہیں۔اس معاملے کے تناظر میں کوڈ کی دفعہ 79 (اے) جو کہتی ہے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے یا اس کے خلاف مقدمے میں مناسب مدعی یا مدعا علیہ، چاہے وہ معاملہ ہو، یونین آف انڈیا ہے، حصہ سی ریاست پر لاگو نہیں ہوتا ہے، اور صرف اس دفعہ کی شق (1) کی تعریف اس ریاست پر لاگو ہوتی ہے، اگرچہ ایک پارٹ سی ریاست ہے۔ لہٰذا ہماری رائے میں جوڈیشل کمشنر کا فیصلہ درست تھا۔

چونکہ اس اپیل میں کسی اور نکتے پر زور نہیں دیا گیا تھا، لہٰذا اسے ناکام ہونا چاہئے، اور اس کے مطابق اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔1960 کے سی ایم پی نمبر 40 پر کوئی حکم جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے جس کے ذریعہ مدعا علیہان نے مرکزی حکومت کو ایک فریق کے طور پر شامل کرنے کے لئے درخواست میں ترمیم کرنے کی مانگ کی ہو۔درخواست دائر کی جائے گی۔

اپیل مسترد کی جاتی ہے

Sheikh Javiad Alam
2024.06.12 15:08
I am the author of this document